بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۵

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ

۱۱ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۷/۱۲ ۲۷ ظہور ۱۳۳۷ھش ۲۷ اگست ۱۹۵۸ء نمبر ۱۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"صبح کے وقت ضعف محسوس ہوتا ہے ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سفیر انڈونیشیا مقیم انگلستان کی طرف سے جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

مغربی ممالک میں مساجد کی تعمیر اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم پر گہرے تشکر و امتنان کا اظہار

لنڈن ۲۳ اگست (بذریعہ تار) مسجد فضل لنڈن میں مورخہ ۲۳ اگست کو سفیر انڈونیشیا مقیم انگلستان کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض اور نامور شخصیتیں بھی شریک ہوئیں۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان نے سفیر موصوف کو خوش آمدید کہتے ہوئے تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ نیز امام مسجد لنڈن نے اپنی تقریر میں اس امر کو واضح کیا۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور غلام کی حیثیت سے مبعوث ہوئے۔ آپ کی بعثت کی غرض یہ تھی۔ کہ آپ دین اسلام کو سارے ادیان پر غالب کر دکھائیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے پیروؤں کو تاکید فرمائی۔ کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں نہایت پُرامن طریق سے اسلام کی اشاعت کا فریضہ ادا کریں۔ اور ہر ملک کے احمدی اپنی اپنی حکومتوں کے دل و جان سے وفادار رہیں۔ سفیر موصوف نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا انہوں نے لنڈن اور دوسرے یورپی شہروں میں مساجد کی تعمیر کو سراہا اور دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کو ایک اہم کارنامہ قرار دیا۔ احمدیت نے دنیا میں اسلامی تعلیمات کو جس معقول اور مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا جماعت احمدیہ کے اس کارنامے کو بھی وہ بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے وہ جماعت کی مساعی کے دل سے معترف ہیں۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کی رواداری اور وسیع النظری کی بھی تعریف کی۔ آخر میں انہوں نے کہا امام مسجد لنڈن نے ڈچ ترجمۂ قرآن مجید کا جو نسخہ تحفے کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ اسے کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ انہوں نے عشائیہ پر مدعو کئے جانے کو ایک اعزاز قرار دیتے ہوئے اس پر بھی امام مسجد لنڈن کا شکریہ ادا کیا۔

ساتویں بحری بیڑے میں شامل ہونے کے لئے امریکی جنگی جہاز سنگاپور سے روانہ ہو گئے

مشرق بعید کے برطانوی بحری بیڑے میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے

سنگاپور ۲۶ اگست۔ مشرق بعید کے علاقے میں مقیم ساتویں امریکی بحری بیڑے کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے امریکی جنگی جہاز سنگاپور سے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ جہاز ابھی حال ہی میں سنگاپور پہونچے تھے۔ اب یہ جلد ہی ساتویں بحری بیڑے سے جا ملیں گے۔

ادھر اس علاقے میں برطانوی بحری بیڑے میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ کیٔ تسٹ چین کی ساحلی توپوں نے کومنتانگ کے مقبوضہ جزائر کیموئے پر گزشتہ کئی روز سے شدید گولہ باری کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ یہ اقدامات اس کی روک تھام کے سلسلہ میں ہی کئے جا رہے ہیں۔ کل مشرق بعید کی صورت حال کے بارہ میں صدر آئزن ہاور نے امریکی افواج کے چیف آف سٹاف سے مشورہ کیا۔ ادھر کل چینی ہوائی فوج کی طرف جزائر کیموئے پر شدید بمباری کا سلسلہ جاری رہا۔ جس میں چالیس ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔

— کراچی ۲۶ اگست۔ پاکستان کے تجارتی بیڑے میں آج ۸½ ہزار ٹن کے ایک اور جہاز کا اضافہ ہو گیا ہے۔

پاکستان کا تجارتی وفد ٹوکیو روانہ ہو گیا

کراچی ۲۶ اگست۔ پاکستان کا تین ممبران پر مشتمل ایک تجارتی وفد کل کراچی سے ٹوکیو روانہ ہو گیا۔ یہ وفد ایک نئے تجارتی سمجھوتے کے متعلق بات چیت کرے گا۔ سابقہ معاہدے کی میعاد گزشتہ جون میں ختم ہو چکی ہے۔

تیس لاکھ روپے کے زرِ امداد کی منظوری

لاہور ۲۶ اگست۔ حکومت پاکستان نے حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن کی ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۳۰ لاکھ روپے کا زرِ امداد منظور کیا ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ اگست (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۶ اگست۔ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جو اپنے ایک کام کے سلسلہ میں باہر تشریف لے گئے تھے اب ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں گرمی کی شدید لہر

دمشق ۲۶ اگست۔ آجکل مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں گرمی کی شدید لہر آئی ہوئی ہے اور درجہ حرارت ۱۴۶ تک پہونچ گیا ہے۔ بیت المقدس میں موم بتیاں روشن نہیں کی جا سکتیں۔ کیونکہ وہ پگھل جاتی ہیں۔

افغانستان کو پاکستانی چاول کا تحفہ

کراچی ۲۶ اگست۔ حکومت پاکستان نے اعلیٰ درجہ کا ایک سو بیس ٹن چاول حکومت افغانستان کو پیش کیا ہے۔ تاکہ اسے جشن آزادی کی تقریبات میں صرف کیا جا سکے۔ وزیر دفاع مسٹر محمد ایوب کھوڑو کل عازم کابل ہو گئے ہیں تاکہ جشن آزادی افغانستان کی تقریبات میں حصہ لے سکیں۔

خوراک و زراعت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری

لاہور ۲۶ اگست۔ مسٹر اے۔ ایچ قریشی سی۔ ایس۔ پی سابق ناظم اعلیٰ محکمہ دیہی ترقیات پاکستان نے مسٹر اے جی این قاضی سے خوراک اور زراعت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کا چارج لے لیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی رو سے اسلام کی تبلیغ صرف چند افراد کا نہیں بلکہ ساری جماعت کا فرض ہے

جماعت کو تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ہماری باتوں میں اثر پیدا کرے

مسلمان اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر سچا ایمان پیدا کریں اور خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ اگست ۱۹۵۸ء

یہ خطبہ ادارۂ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ (توبہ ع۵)

اس کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم میں بعض ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں کہ اگر ان کی

صحیح توجیہہ

مد نظر نہ رکھی جائے تو دشمنوں کے لئے اعتراض کا موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہی آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ تم سب مشرکوں سے قتال کرو۔ جیسا کہ وہ سب کے سب تم سے قتال کر رہے ہیں۔ اب اس جگہ قتال کے یہ معنے نہیں لئے جا سکتے۔ کہ تلوار لے کر دشمنوں کا مقابلہ کرو۔ کیونکہ اوّل تو آج کل تلوار کی جنگ کا زمانہ ہی نہیں۔ اب تو ہوائی جہازوں اور ایٹم بموں کا زمانہ ہے۔ اور پھر آجکل کفار مسلمانوں سے تلوار کی کوئی لڑائی نہیں لڑ رہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے بھی ان سے جنگ کرنا ضروری ہو۔ پس اس جگہ قتال کے معنے ظاہری جنگ کے نہیں بلکہ مذہبی مقابلہ اور اسلام کی اشاعت کے ہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ مخالفین اسلام ہمیشہ مذہبی وسوسے پیدا کر کے لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پس قاتلوا المشرکین کافۃ کے معنے یہ ہوئے۔ کہ تم غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرو۔ اور یاد رکھو کہ یہ تم میں سے صرف چند افراد کا فرض نہیں بلکہ

ساری جماعت کا فرض

ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے کافۃً کے یہی معنے ہیں کہ کوئی شخص بھی اس حکم کی تعمیل سے باہر نہ رہے اگر دس لاکھ احمدی ہیں۔ اور ان میں سے ۹ لاکھ ننانوے ہزار ۹ سو ننانوے آدمی اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ اور صرف ایک شخص تبلیغ نہیں کرتا۔ تب بھی جماعت کے لوگ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ سارے کے سارے

تبلیغ اسلام

کر رہے ہیں۔ وہ اسی وقت اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ جب وہ اس ایک شخص کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں کیونکہ قرآن کریم کی ہدایت یہ ہے کہ مشرکوں کے مقابلہ میں ساری کی ساری جماعت کو کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور ہر فرد کو ان میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ میں نے آج سے

۲۵ سال پہلے

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ساری جماعت سے یہ عہد لیا تھا۔ کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو تبلیغ کریں گے اور ان کو احمدی بنانے کی کوشش کریں گے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت نے ابھی تک اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ لوگ جنہوں نے اس پر عمل کیا تھا۔ انہوں نے تو فائدہ اٹھا لیا۔ اور وہ کامیاب ہو گئے۔ مگر جنہوں نے عمل نہ کیا۔ ان کے رشتہ دار اب تک غیر احمدی چلے آ رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اب ہماری جماعت اس وقت سے بہت بڑھ چکی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری اس ہدایت پر عمل کیا جاتا۔ اور ہر احمدی اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ پر زور دیتا تو اب تک ہر طرف احمدی ہی احمدی نظر آتے۔

مثلاً انڈونیشیا ہے

وہاں ۳۳ سال سے تبلیغ ہو رہی ہے۔ ۱۹۲۵ء سے وہاں تبلیغ شروع ہوئی تھی۔ اور اب ۵۸ء ہے۔ گویا ۳۳ سال وہاں تبلیغی مشن کے قائم ہوئے پر گذر چکے ہیں۔ لیکن وہاں کے احمدیوں کی تعداد کے متعلق میں نے اپنے لڑکے مرزا رفیع احمد سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ انڈونیشیا میں چندہ دینے والے تو صرف بارہ ہزار ہیں۔ لیکن اگر ان لوگوں کو بھی شامل کر لیا جائے جو ہماری جماعت سے ہمدردی رکھتے ہیں تو ۲۴ ہزار سمجھے جا سکتے ہیں حالانکہ اس ملک کی آبادی آٹھ کروڑ ہے۔ اور ۳۳ سال سے وہاں تبلیغ ہو رہی ہے۔ اگر صحیح معنوں میں وہاں تبلیغ کی جاتی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں چھ سات کروڑ احمدی ہونے چاہیئے تھے مگر اب تک وہاں صرف بارہ ہزار احمدی ہوئے ہیں۔ پھر وہاں کی جماعت نے قطع نظر اس کے کہ میں بیمار ہوں اور میرے لئے لمبا سفر کرنا مشکل ہے یہ ریزولیوشن پاس کر کے مجھے بھجوا دیا کہ آپ انڈونیشیا تشریف لائیں حالانکہ میری یہ حالت ہے کہ باوجود اس کے کہ ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ پھر علاج کے لئے یورپ جائیں۔ میں یورپ کا سفر بھی اختیار نہیں کرتا۔ پھر میں انڈونیشیا کس طرح جا سکتا ہوں لیکن بعض دفعہ انسان موت کے مونہہ میں بھی اپنے آپ کو ڈالنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خوش ہو۔ مگر میں ایسی جماعت سے کیا خوش ہو سکتا ہوں جس نے ۳۳ سال کے عرصہ میں صرف بارہ ہزار احمدی بنائے ہیں۔

دانا انسان

ہمیشہ پہلے اپنا نمونہ دکھاتے ہیں۔ اور پھر کسی احسان کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مگر وہ ایسے آدمی کو جو ستّر سال کا ہو چکا ہے۔ اور جس پر سخت بیماری کا بھی حملہ ہو چکا ہے۔ اور جس کے متعلق ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر یورپ جاؤ۔ اور علاج کرواؤ۔ مگر وہ یورپ میں بھی نہیں جاتا اسے انڈونیشیا آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ جہاں علاج کی کوئی سہولتیں میسر نہیں۔ بلکہ یورپ جیسی سہولتیں تو الگ رہیں وہاں پاکستان جیسی ڈاکٹری سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں۔ جب میں

علاج کے لئے

یورپ گیا تھا۔ تو اس سفر نے میری صحت پر بہت ہی اچھا اثر ڈالا تھا۔ چنانچہ جب میں واپس آیا۔ تو میری صحت بہت اچھی تھی۔ اس کے بعد ۱۹۵۵ء بڑا اچھا گزرا۔ ۱۹۵۶ء بڑا اچھا گزرا۔ اور میں نے قرآن کریم کے ترجمہ کا کام

کرتا رہا۔ لیکن ۱۹۵۵ء میں پھر کچھ تکلیف شروع ہوئی جو اب تک جاری ہے۔ گو پچھلے دنوں ہومیو پیتھی علاج سے کچھ افاقہ ہوا ہے۔ مگر ۱۹۵۵ء اور ۱۹۵۶ء والی حالت ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔

بہرحال قرآن کریم نے تبلیغ کرنا ہر شخص کا فرض قرار دیا ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ

تبلیغ دو طرح ہوتی ہے

ایک تو اس طرح کہ بعض خاص خاص لوگ اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ جن کے لئے قرآن کریم میں عاکفین اور مہاجرین کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور ایک تبلیغ اس رنگ میں ہوتی ہے کہ ساری جماعت جب بھی اسے موقع ملے تبلیغ میں حصہ لینے کے لئے تیار رہتی ہے۔ گویا ایک خاص لوگوں کی جماعت ہوتی ہے اور ایک عام لوگوں کی جماعت ہوتی ہے مگر عام جماعت کے افراد کو بھی قرآن کریم کہتا ہے کہ تم صرف واقفین پر انحصار نہ رکھو۔ بلکہ ساری جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کرے اور بغیر استثناء کے ان کا ہر فرد اس میں حصہ لے۔ اگر ہماری جماعت کے افراد صرف اپنے رشتہ داروں کو ہی تبلیغ کریں۔ اور ایک ایک شخص کے بیس بیس رشتہ دار بھی سمجھے جائیں تب بھی تھوڑے عرصہ میں ہی ہماری جماعت کی تعداد دو کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔ بے شک لوگ تمہیں غیروں کو تبلیغ کرنے سے روک سکتے ہیں لیکن کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ اپنی بیوی کو یا اپنے خسر کو یا اپنے سالے کو تبلیغ نہ کرو۔ اگر تم کسی غیر کو تبلیغ کرو تو ممکن ہے وہ تمہیں مارنے پیٹنے لگ جائے لیکن تمہارا اپنا باپ تمہیں نہیں مارےگا۔ تمہارا بیٹا تمہیں نہیں مارے گا۔ تمہارا خسر تمہیں نہیں مارےگا۔ اور اگر تم میں سے ایک ایک شخص کے پچاس پچاس رشتہ دار ہوں اور

ہماری جماعت

دس لاکھ ہو تو پھر تو تھوڑے عرصہ کی جدوجہد کے نتیجہ میں ہی ہماری جماعت کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔ اور اگر ہم پانچ کروڑ ہو جائیں تو پھر مخالفت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لوگ خود بخود ہماری

طاقت کو تسلیم کرنے لگ جائیں گے اور پھر دوسرے ملکوں پر اثر ڈال کر پانچ کروڑ سے دس کروڑ تک تعداد پہنچ سکتی ہے۔ اور ملایا اور انڈونیشیا وغیرہ پر اثر ڈالو تو یہ تعداد اور بھی بڑھ سکتی ہے۔ اب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری جماعت کی ترقی کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ چنانچہ فلپائن میں۔ ڈچ گی آنا میں۔ فرنچ گی آنا میں اور برٹش گی آنا میں ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے سرعت سے پھیل رہی ہے اور وہاں ہماری تبلیغ پر کوئی اعتراض بھی نہیں کرتا۔ یہ

مخالفت کا جوش

صرف پاکستان میں پایا جاتا ہے ورنہ امریکہ میں یا انگلینڈ میں یا جرمنی میں یا سوئٹزرلینڈ میں یا فرانس میں یا سپین میں یا ٹرینیڈاڈ میں یا ڈچ گی آنا میں یا برٹش گی آنا میں یا فرنچ گی آنا میں جب ہم غیر مسلموں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ تو وہاں کے مسلمان اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم ان کے ملک میں اسلام پھیلا رہے ہیں۔ بلکہ انڈونیشیا کے لوگوں کی تو یہ حالت ہے کہ ۱۹۵۳ء میں جب ہماری جماعت کے خلاف یہاں فسادات ہوئے تو انڈونیشیا نے اس کے خلاف حکومت پاکستان کے پاس احتجاج کیا جس کے متعلق انکوائری کمیشن کے موقع پر مولویوں نے کہا کہ اصل میں وہ ایک احمدی ایمبیسیڈر تھا جس نے حکومت پاکستان کے پاس پروٹسٹ کیا تھا۔ لیکن خواجہ ناظم الدین صاحب نے اپنی گواہی میں تسلیم کیا کہ وہاں کی ایک مشہور سیاسی پارٹی کے لیڈر نے اس بارہ میں ہمارے پاس احتجاج کیا تھا۔ اور گو وہ متعصب آدمی ہے۔ لیکن جب وہاں ان فسادات کی خبریں پہنچیں تو اس نے حکومت پاکستان کو لکھا کہ مذہب کے معاملہ میں لوگوں کو جبر سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اسی طرح ہماری جماعت کے دوست اس سے ملنے گئے تو وہ کہنے لگا کہ میرے پاس تو آپ کی

جماعت کا سارا لٹریچر

موجود ہے۔ ڈاکٹر سکارنو نے بھی احمدیوں کی تعریف کی اور جب مولویوں نے اس پر اعتراض کیا تو اس نے کہا کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ میں کسی اسلامی حکومت کا پریذیڈنٹ رہنے کے قابل ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر نہ پڑھوں۔ کیونکہ اسلام کی خوبیاں مجھے صرف اس جماعت کے لٹریچر سے معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب اسے قرآن دیا گیا تو اس نے شکریہ کے ساتھ لیا اور

کہا کہ اس کے ساتھ انڈیکس بھی ہونا چاہیئے۔ تا کہ اس کے مضامین کی تلاش میں آسانی ہو۔ غرض ہماری جماعت کے افراد کو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی تبلیغ پر زور دینا چاہیئے۔ اس وقت ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دس لاکھ سے بہت اوپر نکل چکی ہے۔ لیکن اگر دس لاکھ بھی ہو۔ تب بھی اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کر کے تھوڑے عرصہ میں ہی ہماری تعداد کہیں سے کہیں پہنچ سکتی ہے۔

پاکستان کی آبادی

اس وقت آٹھ کروڑ ہے اور دنیا میں عام اصول یہ ہے کہ اگر کسی منظم جماعت کا تناسب کسی ملک کی آبادی میں ایک فیصدی تک پہنچ جائے تو وہ ملک پر غالب آ جاتی ہے۔ جرمنی میں جب پروٹسٹنٹ فرقہ کا آغاز ہوا اور لوتھر نے کام شروع کیا تو شروع میں وہ بہت تھوڑے تھے۔ لیکن جب وہ اپنے ملک کی آبادی کا ایک فیصدی حصہ بن گئے تو سارے ملک پر غالب آ گئے۔ اسی طرح اگر پاکستان میں ہماری تعداد بڑھ جائے اور ہماری منظم جماعت آبادی کا ایک فیصدی ہو جائے تو ہماری جماعت کی طاقت غیروں کو بھی تسلیم کرنی پڑے گی۔ پس ہماری جماعت کو تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ان کی زبانوں میں اثر پیدا کرے اسی طرح مبلغوں کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کیونکہ وہ ساری جماعت کا کام کر رہے ہیں۔ اور انکے کارناموں کو ہماری جماعت کا ہر فرد اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ وہ بسا اوقات غیروں کے سامنے بڑے فخر کے ساتھ کہتا ہے۔ کہ ہم غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ہم غیر ممالک میں مساجد بنا رہے ہیں۔ لیکن اس کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ وہ چندوں میں بھی پورا حصہ نہیں لے رہا ہوتا۔ یا اگر چندہ دیتا ہے تو اپنے آپ کو اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف نہیں کرتا۔ حالانکہ ہمارے باہر کے مبلغ اب شور مچا رہے ہیں کہ ان کی مدد کے لئے اور آدمی بھجوائے جائیں۔ اس وقت سب سے زیادہ

ترقی کے آثار

جرمنی میں نظر آ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر پندرہ بیس اور مبلغ یورپ میں چلے جائیں۔ اور دس پندرہ مسجدیں بن جائیں تو بڑی تعداد میں وہاں کے لوگ احمدی ہو سکتے ہیں۔ انگلینڈ کے لوگ تو اب عیاش ہو گئے ہیں۔ لیکن جرمن سائنس کی تحقیقات پر جان دیتے ہیں۔ اور بڑے دھڑلے سے کہتے ہیں کہ احمدیت بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ جب ہیمبرگ میں ہماری مسجد بنی۔ اور اخبارات میں اس کی خبریں شائع ہوئیں تو عراق میں ایک جرمن انجنیئر تھا اس نے ہمیں خط لکھا کہ ہیمبرگ میں مسجد کی تعمیر اور اس کے افتتاح کی خبریں تو ہم نے سُن لی ہیں۔ مگر آپ نے اپنے مبلغ کا پتہ نہیں لکھا۔ آپ مجھے اس کا پتہ بھجوائیں۔ کیونکہ میں اسے چندہ بھجوانا چاہتا ہوں۔ اب یہاں تو یہ کیفیت ہے۔ کہ بعض دفعہ پیچھے پڑ کر بھی لوگوں سے چندہ مانگا جائے تو وہ نہیں دیتے۔ اور اس کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ عراق سے خط لکھتا ہے کہ مجھے اپنے مبلغ کا پتہ بھجوائیں میں اسے چندہ بھجوانا چاہتا ہوں۔ تو ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی ترقی کے لئے اپنا پورا زور لگا دیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا وقت آ گیا ہے جیسے ڈال پر آم پک جاتے ہیں اور ہر آم آپ ہی آپ ٹوٹ کر نیچے گرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اب

عیسائی دنیا

اسلام قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ صرف درختوں کی ٹہنیاں ہلانے کی ضرورت ہے۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے مریم سے کہا۔ کہ کھجور کے تنہ کو ہلا تجھ پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔ اسی طرح

ہمیں بھی اب صرف تنہ ہلانے کی ضرورت ہے ورنہ پھل پک چکا ہے۔ اور اب وہ گرنے ہی والا ہے۔

لطیفہ مشہور ہے کہ ایک دہریہ باغ میں گیا۔ تو کہنے لگا۔ لوگ تو خدا تعالیٰ کو بڑا عقلمند کہتے ہیں۔ مگر

یہ کیسی عقلمندی ہے کہ اس نے ایک پتلی سی بیل کے ساتھ تو اتنا بڑا کدو لگا دیا اور بڑے بڑے مضبوط درختوں پر چھوٹے چھوٹے آم لگا دئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسے نیند آئی اور وہ وہیں ایک آم کے درخت کے نیچے سو گیا۔ سویا ہُوا تھا کہ اچانک اس کے سر پر بڑے زور سے ایک آم آگرا۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا۔ اللہ میاں میری توبہ۔ میں اپنی گستاخی کی تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں۔ میں سمجھ گیا۔ کہ جو کچھ تو نے کیا ہے بالکل درست ہے۔ اگر اتنی دور سے کدو مجھ پر گرتا تو میری تو جان نکل جاتی۔ اسی طرح یورپ بھی اب ٹپکنے کو تیار بیٹھا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ

جماعت قربانی کرے

کچھ چندوں میں زیادتی کرے اور کچھ نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں بے شک وقفِ جدید کے ماتحت بہت سے نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ مگر ابھی تک میں ان کے کام سے پوری طرح خوش نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابھی ان کو کام شروع کئے بھی پانچ چھ مہینے ہی ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے کام میں ابھی تیزی پیدا نہیں ہوئی۔ اگر ایک دو سال گذر جائیں تو پھر ان کے کام کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔ اس وقت تک وقفِ جدید کے ذریعہ ایک سو چالیس بیعتیں ہو چکی ہیں۔ لیکن میرے نزدیک فی مبلغ ایک ہزار سالانہ بیعت ہونی چاہیئے۔ آج کل وقفِ جدید میں ستّر آدمی کام کر رہے ہیں۔ اگلے سال ممکن ہے یہ تعداد ایک سو پچاس تک پہنچ جائے۔ اور پھر ڈیڑھ دو لاکھ سالانہ صرف وقفِ جدید کے معلمین کے ذریعہ ہی بیعت ہونے لگے۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو پانچ سات سال میں خدا تعالےٰ کے فضل سے

ہماری تعداد

کئی گنے بڑھ سکتی ہے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ ہی سب کام کرنے والا ہے۔ ہمارا کام تو صرف کوشش اور جدوجہد کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۳۱۲)

چنانچہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔

مگر ہمیں صرف اس بات پر خوش نہیں ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ میری جماعت کو اس قدر ترقی عطا فرمائے گا۔ کہ دوسرے مذاہب کے پیرو اس جماعت کے مقابلہ میں ایسے ہی بے حیثیت ہو کر رہ جائیں گے۔ جیسے آجکل کی ادنےٰ اقوام بے حیثیت ہیں۔ پس ہماری خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں وہ زمانہ بھی دکھا دے۔ جب ہماری جماعت ساری دُنیا پر غالب آجائے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہماری یہ دعا ہونی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو غلبہ بھی عطا فرمائے۔ اور دوستوں کو اپنے ایمانوں پر بھی قائم رکھے۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں جب مسلمان ایمان پر قائم تھے۔ روم اور ایران کے بادشاہ ان کے نام سے کانپتے تھے مگر جب ان کے اندر ایمان نہ رہا۔ تو ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا۔ اور انہیں تباہ کر دیا۔ اب بھی مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ مگر ادھر وہ امریکہ سے ڈر رہے ہیں۔ اور اُدھر روس سے خوف کھا رہے ہیں۔ کبھی امریکہ سے کہتے ہیں کہ ہماری جھولی میں کچھ ڈالو۔ اور کبھی روس کی طرف اس امید سے دیکھتے ہیں کہ شاید وہ ان کی جھولی میں کچھ ڈالدے۔ حالانکہ ایک زمانہ میں مسلمان بڑی سے بڑی لالچ کو بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا

روم کی جنگ

پر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو تین صحابہ غلطی سے پیچھے رہ گئے۔ آپ نے واپس آنے پر ان تینوں کو مقاطعہ کی سزا دے دی۔ ان میں سے ایک صحابی کہتے ہیں کہ جب مقاطعہ لمبا ہو گیا تو میں تنگ آگیا۔ میرا ایک بڑا گہرا دوست تھا اور بھائیوں کی طرح مجھے پیارا تھا۔ وہ اپنے باغ میں کام کر رہا تھا کہ میں اس کے پاس پہنچا اور میں نے کہا بھائی تم جانتے ہو کہ میں منافق نہیں۔ میں سچا اور مخلص مسلمان ہوں صرف غلطی کی وجہ سے جنگ سے پیچھے رہ گیا تھا مگر وہ بولا نہیں۔ اس نے

آسمان کی طرف

دیکھا اور کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ مجھے اس سے شدید صدمہ پہنچا اور میں باغ سے نکل کر شہر کی طرف چل پڑا۔ میں گھر کی طرف جا ہی رہا تھا کہ مجھے پیچھے سے ایک شخص نے آواز دی میں ٹھہرا تو اس نے مجھے عرب کے ایک

بادشاہ کا خط

دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے محمد رسول اللہؐ نے تم پر بڑا ظلم کیا ہے۔ تم ہمارے پاس آجاؤ۔ ہم تمہاری بڑی عزت کریں گے۔ وہ صحابی کہتے ہیں میں نے پیغامبر کو کہا کہ تم میرے ساتھ چلو۔ میں ابھی اس کا جواب دیتا ہوں۔ وہ میرے ساتھ ساتھ چلا رستہ میں میں نے دیکھا کہ ایک جگہ تنور جل رہا ہے۔ میں اس کے قریب پہنچا۔ اور میں نے وہ خط اس کے سامنے اس تنور میں ڈال دیا۔ اور پھر میں نے اسے کہا کہ جاؤ اور اپنے بادشاہ سے کہہ دو کہ یہ تمہارے خط کا جواب ہے۔ تو دیکھو اسے کتنی بڑی لالچ دی گئی تھی۔ مگر اس نے کچھ بھی پرواہ نہ کی اور بادشاہ کے خط کو آگ میں جھونک دیا۔ مگر آج مسلمان ہر جگہ بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ اگر اس کے اندر

سچّا ایمان

ہوتا تو وہ نہ امریکہ کی طرف دیکھتا اور نہ روس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا بلکہ خود پیسہ پیسہ جمع کر کے اپنی تمام ضروریات کو خود پورا کرنے کی کوشش کرتا۔ مگر یہ جذبہ قوم میں اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب اس کے افراد اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان رکھیں اور موت کا ڈر اپنے دل سے نکال دیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ مدینہ کے قریب پہنچ کر آپ دوپہر کے وقت آرام فرمانے کے لئے ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے اور صحابہ رضی بھی اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ اب تو مدینہ قریب ہی آگیا ہے۔ اب کسی دشمن کے حملہ کا کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اتفاقاً ایک شخص جس کا بھائی کسی جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لئے

اسلامی لشکر

کے پیچھے پیچھے چلا آرہا تھا۔ اور حملہ کے لئے کسی مناسب موقع کی تلاش میں تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں۔ اور صحابہ رضی بھی اِدھر اُدھر چلے گئے ہیں تو اس نے آپ کے پاس پہنچ کر آپ کی ہی تلوار اٹھالی جو درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اور پھر اس نے آپ کو جگایا اور کہا کہ بتائیں اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح لیٹے لیٹے نہایت اطمینان اور سکوت کے ساتھ فرمایا کہ

اللہ

آپ کا یہ فرمانا تھا کہ اس کا جسم کانپا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ نے فوراً وہی تلوار اٹھا لی اور پھر اس سے پوچھا کہ بتا اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ اس نے کہا آپ ہی مہربانی کریں اور مجھے معاف فرما دیں۔ آپ بڑے رحیم و کریم ہیں۔ آپ نے فرمایا کمبخت تجھے اب بھی عقل نہ آئی۔ تو نے کم از کم میری زبان سے ہی اللہ کا لفظ سن کر کہہ دینا تھا کہ اللہ مجھے بچا سکتا ہے۔ مگر میری زبان سے بھی اللہ کا نام سن کر تجھے سمجھ نہ آئی اور تو نے خدا کا نام نہ لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانہ میں بھی

سب سے بڑی ضرورت

یہی ہے کہ مسلمانوں میں اللہ تعالےٰ کے نام کی عظمت قائم کی جائے اور ان کے دلوں میں اس پر سچا ایمان پیدا کیا جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان اب بھی اللہ اللہ کہتے پھرتے ہیں۔ مگر حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ آجکل مسلمانوں کے نزدیک اللہ کے معنے

صفر کے ہیں

چنانچہ جب کسی شخص کے گھر میں کچھ بھی نہیں رہتا تو وہ کہتا ہے کہ میرے گھر میں تو اللہ ہی اللہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرے گھر

میں کچھ نہیں۔ گویا اللہ کے معنے ان کے نزدیک ایک صفر کے ہیں۔ حالانکہ پہلے زمانہ میں جب مسلمان کہتے تھے کہ ہمارے پاس اللہ ہی اللہ ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے تھے کہ آسمان بھی ہمارے ساتھ ہے اور زمین بھی ہمارے ساتھ ہے۔ پہاڑ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور دریا بھی ہمارے ساتھ ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ ہمارے مقابلہ میں ٹھہر سکے۔ مگر آجکل یہ کیفیت ہے کہ بھیک مانگنے والے فقیر ہر جگہ یہ کہتے سنائی دیں گے کہ اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ اور ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں خدا کے لئے ہمیں کچھ کھانے کے لئے دو۔ پس مسلمان اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر سچا ایمان پیدا کریں اور

خدا تعالیٰ پر توکل

رکھیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ امریکہ اور روس نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بنائے ہیں جن کی وجہ سے دنیا ان سے مرعوب ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں اور اپنے اندر سچا ایمان پیدا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی کوئی نہ کوئی توڑ پیدا فرما دے گا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ امریکہ یا روس ایٹم بم کا کوئی توڑ پیدا کریں گے۔ مگر اب

قرآن کریم پر غور

کرنے سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ روس اور امریکہ اس کا توڑ پیدا نہیں کریں گے بلکہ آسمان سے ایسے شہاب ثاقب گریں گے جن سے ان کے تمام بم بیکار ہو کر رہ جائیں گے اور وہ دنیا کی تباہی کے ارادوں میں ناکام رہیں گے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ اور اس سے سچا تعلق پیدا کریں۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیں تو ان کی تلواریں توپوں سے بھی زیادہ کام کریں گی اور ان کے تھوڑے سے روپے کروڑوں ڈالروں اور پونڈوں سے بھی زیادہ نتیجہ خیز ہوں گے۔ کیونکہ مومن کے روپیہ میں اللہ تعالیٰ بڑی برکت پیدا فرما دیتا ہے۔

ایک دفعہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک اشرفی دی اور فرمایا کہ میرے لئے قربانی کا ایک اچھا سا دُنبہ خرید لاؤ۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے آپ کی خدمت میں دنبہ بھی پیش کر دیا اور اشرفی بھی واپس دیدی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اشرفی کیوں واپس کر رہے ہو اس نے کہا یا رسول اللہ میں باہر دیہات میں نکل گیا تھا۔ یہاں تو ایک اشرفی کا ایک ہی دنبہ آتا ہے۔ مگر باہر گاؤں میں جا کر

ایک اشرفی

کے دو دنبے مل گئے۔ جب میں واپس آیا تو میں نے شہر میں ایک دنبہ ایک اشرفی میں فروخت کر دیا۔ اب دنبہ بھی حاضر ہے اور اشرفی بھی آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے

مومن بندہ کے روپیہ

میں بڑی برکت پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اس کا تھوڑا سا روپیہ بھی اس کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔

قافلہ قادیان کے حصول ویزا کے متعلق ضروری اعلان

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے)

جیسا کہ بذریعہ اخبار الفضل بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ دفتر ہذا نے گورنمنٹ پاکستان کے ذریعہ حکومت بھارت سے دو سو افراد قافلہ قادیان کے لئے درخواست کی ہوئی ہے۔ جس کی منظوری ابھی تک حکومت کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ یہ بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو احباب اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ اپنا پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ خود تیار کروائیں۔ اب اس تعلق میں مزید اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ ویزا کا دفتر لاہور سے کراچی چلا گیا ہے اور پھر ویزا کے حصول میں بھی بہت زیادہ مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اس لئے جو دوست قافلہ کے تعلق میں ویزا کے حصول کے لئے کراچی جانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے کراچی پہنچنے کے وقت اور تاریخ سے محترم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی (فون نمبر ۲۰۸۰۰/۴ م ۳) کو قبل از وقت اطلاع کر دیں۔ تاکہ وہ ان کی رہائش اور ویزا کے حصول میں ان کی اخلاقی امداد کے لئے مقامی طور پر مناسب کوشش کر سکیں۔ اور جانے والے افراد کو اس سلسلہ میں زیادہ تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ فقط والسلام۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد۔ ناظر حفاظت مرکز ربوہ ۱۸/۸/۵۸

غروبِ ماہتاب

اُمِّ ناصر مادرِ اہلِ شریعت الوداع
رُخصت اے سرمایۂ عفت محبت کی متاع

بجھ گئی شمعِ فروزاں گُل ہوا روشن چراغ
پڑ گئے ہیں جس کے باعث سینۂ گیتی میں داغ

پیکرِ جود و سخا تصویرِ ایثار و وفا
صاحبِ اسرارِ اہلِ دل خلافت کی ضیا

معرفت ملتی تھی جن کے دامنِ تطہیر سے
دل ہوئے پُرنور جن کے زہد کی تنویر سے

جستجو جن کو رہی علمِ کتاب اللہ کی
خود محبت بھی رہی ممنون جن کی چاہ کی

جن کو دُنیا سے زیادہ اپنے دیں کا پاس تھا
ہر گھڑی حق و صداقت کا انہیں احساس تھا

وہ ستارہ وہ قمر وہ زندگی کی آبرو
جن کی ہر اک بات تھی حُسنِ عمل وجہِ نمو

دارِ فانی بھی رہا جن کے لئے خلدِ بریں
زندگی جن کی حسین تھی مرگ بھی جن کی حسیں

درس جن کا اک الوہیت بھرا پیغام ہے
ہر گھڑی حمد و ثنائے سُبحہ جن کا کام ہے

دُور ربوہ کی زمیں سے دامنِ کہسار میں
چھپ گیا رمز آشنا وہ پردۂ اسرار میں

کس زباں سے مرگِ مادر کا بیاں کیجے بھلا
صبر ہر مغموم دِل کو اے خدا کر دے عطا

سالانہ اجتماع کے ضروری کوائف ضمیمہ خالد اگست ۵۸ء میں طبع کرا کر تمام مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو نہ پہنچے ہوں۔ تو مرکزی دفتر اطلاع دیکر منگوا لے۔

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"عیسائیت نمبر" کیلئے احمدی طلبہ و طالبات کو مضمون لکھنے کی دعوت

اوّل و دوم آنے والوں کے لئے انعامات کا اعلان

رسالہ الفرقان عنقریب ایک "عیسائیت نمبر" شائع کر رہا ہے۔ جملہ سکولوں اور کالجوں کے احمدی طلبہ اور طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے جس کا تبلیغی خط اوّل یا دوم رہے گا اسے ادارہ الفرقان کی طرف سے علی الترتیب تیرہ روپے اور سات روپے بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔ نیز ان کے یہ خط رسالہ کے عیسائیت نمبر میں شائع کئے جائیں گے۔ شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) یہ تبلیغی خط عیسائی مخاطب کو اسلام کی مؤثر اور ہمدردانہ دعوت پر مشتمل ہو۔

(۲) اس میں اسلام کی فضیلت کو دلیل سے ثابت کیا گیا ہو۔ حوالہ جات باقاعدہ درج ہوں۔

(۳) یہ خط الفرقان کے دو صفحے سے لیکر زیادہ سے زیادہ پانچ صفحے تک ہو۔

(۴) یہ خطوط زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء تک دفتر الفرقان گولبازار ربوہ میں پہنچ جائیں۔

(۵) اوّل و دوم قرار دینے کے لئے مقررہ ججوں کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(خاکسار۔ ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے سرپرستوں کی خدمت میں

امسال کیفیت کے لحاظ سے سکول کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ رہا۔ جن احباب اور جماعتوں نے اس موقع پر مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں۔ میں ان سب کا شکر گذار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اساتذہ کو استقلال کے ساتھ محنت اور اخلاص سے کام کرنے کی توفیق بخشے۔

نتیجہ کے اعلان کے بعد مبارکباد کے پیغامات کے ساتھ ہی بالعموم سکول میں داخلہ کے سلسلہ میں جو درخواستیں آ رہی ہیں۔ وہ الّا ماشاء اللہ اس مضمون پر مشتمل ہیں۔ کہ ہمارا بچہ یا ہمارے فلاں غیر احمدی دوست کا عزیز میٹرک میں "فیل" ہو گیا ہے۔ بچہ کو پڑھنے کی عادت نہیں۔ ویسے عادات بھی بگڑی ہوئی ہیں۔ اس کو اپنے سکول میں داخل کر لیں ایسے دوستوں کو معلوم ہونا چاہئیے کہ عملاً امتحان میں اب صرف چھ ماہ باقی رہتے ہیں۔ اور اخلاقی یا تعلیمی لحاظ سے بگڑے ہوئے بچے اس قدر قلیل عرصہ میں یہاں رہ کر قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ الٹا ہماری بدنامی کا موجب بنتے ہیں سکول سے اصل فائدہ اٹھانے کا وقت وہ ہے جب بچے آٹھویں یا نویں جماعت میں ہوں۔ ہاں بچہ چلنے والا ہو اور خود بھی اسے شوق ہو۔ تو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ وہ یہاں رہ کر اپنے اور سکول کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اساتذہ کی محنت سے واقعی نیک نامی حاصل کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ احباب ہوشیار بچوں کو ہمارے ہاں نہیں بھجواتے۔ ہاں تعلیمی لحاظ سے کمزور ترین طلباء کا بوجھ اٹھانے پر ایسے وقت میں مجبور کرتے ہیں جبکہ انکو بھی اس کا فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

نوجوان قوم کا بہترین لٹریچر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ رسالہ تشحیذ الاذہان کے متعلق فرماتے ہیں۔

"مقامی جماعتوں میں تحریک کرنی چاہئیے کہ وہ نہ صرف احمدی نوجوانوں کو اس رسالہ کی خریداری کی طرف توجہ دلائیں بلکہ ان میں اس رسالے کی قلمی امداد کا بھی شوق پیدا کریں اس کے بغیر اس رسالہ کا مقصد پوری طرح حاصل نہیں ہو سکتا"۔

رسالہ کا سالانہ چندہ پاکستان و ہندوستان کیلئے ۵/- غیر ممالک کے لئے ۶/-

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

برادرم چوہدری داؤد احمد صاحب لیث شدکا بچہ عزیزم مولود احمد بعمر پونے تین سال بعارضہ ہیضہ سخت تکلیف میں ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد صحتیاب فرمائے آمین۔

(احمدین خادم کلرک دفتر وکیل المال ربوہ)

جماعت احمدیہ ڈسکہ کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ ڈسکہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸-۱۹ اگست بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولوی غلام حسین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے کی۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار (نصیر احمد چیمہ) نے کی اور نظم مکرم مرزا خلیل احمد صاحب معلم وقف جدید نے خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی سیف اللہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے "مسئلہ نبوت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن و حدیث کی رو سے بتایا کہ فیضان خداوندی کا دروازہ کھلا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے اس زمانہ میں بھی انسان اللہ تعالےٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ دوسری تقریر خاکسار نے "علامات مہدی" کے موضوع پر کی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں متعدد علامات (جو زمانہ مسیح موعود سے تعلق رکھتی تھیں) بیان کیں۔

دوسرا اجلاس ۱۹/۵۸ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ اس کی صدارت محترم چوہدری غلام قادر صاحب فیلڈ اسسٹنٹ تحصیل ڈسکہ نے کی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے "اسلام اور تعلق باللہ" پر ڈیڑھ گھنٹہ تک روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اسلام کی آمد کا حقیقی مقصد مخلوق کا اپنے خالق سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اور اس امر پر اسلام نے سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار نصیر احمد چیمہ معلم وقف جدید مقیم ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ)

قائدین اضلاع توجہ کریں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعام حاصل کریں

ہمارا سالانہ اجتماع اپنے اندر عملی تربیت کے لحاظ سے بے شمار فوائد رکھتا ہے۔ اور اس سے وہی مجالس فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ جن کے اراکین اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر مجلس کے زیادہ سے زیادہ اراکین اجتماع میں حصہ لیں یا کم از کم نمائندگان پوری تعداد میں شامل ہوں۔

یہ فرض قائدین اضلاع کا ہے کہ وہ اس امر کا پورا انتظام کریں کہ ان کے ضلع کی ہر مجلس کی نمائندگی اس اجتماع میں ضرور ہو۔ اس بارہ میں ابھی سے جملہ مجالس کو ہدایات بھجوائیں نیز اس ضمن میں مرکز میں بھی اطلاع دیں کہ ان کے ضلع کی مجالس میں سے کس کس مجلس کے کتنے کتنے اراکین اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس سال جس ضلع کی مجالس زیادہ تعداد میں سالانہ اجتماع میں شامل ہوں گی۔ اس ضلع کے قائد کو انشاء اللہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خاص انعام دیا جائے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

۱۔ امتحان "اسلام کی پہلی کتاب" کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ دونوں معیاروں میں اول و دوم آنیوالوں کو انشاء اللہ مرکز کی طرف سے عنقریب انعامات بھجوا دئے جائیں گے جو اطفال اپنی اپنی مجلس میں اول و دوم آئے ہیں وہاں کی مقامی مجلس خاص اجلاس بلاکر ایسے اطفال کو سلسلہ کی کتب بطور انعام دیں۔ تاکہ دوسرے اطفال میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔

۲۔ آئندہ امتحان کے لئے کتاب "سیرت مسیح موعود علیہ السلام" مرتبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مقرر کی گئی ہے۔ قائدین حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی مجالس کے اطفال کو اس امتحان میں شرکت کی تحریک کریں۔ اور امتحان کے لئے تیاری کے واسطے انتظام فرما دیں۔ تاکہ اطفال ابھی سے اس کتاب کے مطالعہ میں لگ جائیں۔ امتحان کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ سے مل سکتی ہے۔

نائب مہتمم اطفال

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ــــــ ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۶۵:- میں محمد منظفر ولد محمد رمضان قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۲۶ء ساکن داولکے ڈاکخانہ علی پور ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان حال پاکستان نیوی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری تنخواہ اس وقت -/۵۴۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں

۲۔ مبلغ -/۸۰۰ روپیہ میں نے بھائیوں کو قرض حسنہ کے طور پر دئے ہوئے ہیں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

۳۔ میرے نام ۹ کنال زمین موضع داولکے تحصیل و ضلع گجرات ہیں مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ کو رہن لی ہوئی ہے۔ اور دس کنال زمین موضع کاسے چک تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں کو بیع لی ہوئی ہے اس زمین کی قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے اور میری بیوی کا حق مہر جو ابھی -/۱۳۰۰ روپے باقی ہے۔ ابھی تک میرے ذمہ ہے۔

مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ ابھی تک میری اور کوئی اور جائیداد نہیں۔ میں اپنے مرنے سے قبل جس قدر بھی مزید جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی میں کوشش کروں گا کہ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ نقد کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس ارادے میں کامیاب کرے آمین۔

اگر میں ایسا نہ کر سکا۔ تو صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا۔ کہ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میں سے جیسی بھی صورت ہو ۱/۱۰ حصہ وصول کرے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- محمد منظفر پٹی آفیسر انجینئرنگ مکینک۔
گواہ شد:- محمد اصغر ڈسٹرکٹ وڈ سپرنٹ کراچی۔
گواہ شد:- سید نذیر احمد ریبوی کراچی ۳

نمبر ۱۵۰۴۹:- میں ریشم بی بی زوجہ شاہ دین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر پچپن سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ربوہ محلہ دار النصر ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں مسماۃ ریشم بی بی سکنہ محلہ دار النصر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مندرجہ ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰ روپے ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ -/۱۴۰ چوڑیاں نقرئی وزنی چھ تولہ -/۶ کل -/۲۰۶ روپے اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اولی تو یہ حصہ میں اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔ اگر زندگی میں ادا نہ ہو۔ تو میرے مرنے کے بعد میرا خاوند اور میری اولاد یہ حصہ ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور میں حلفیہ بیان کرتی ہوں۔ کہ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی آمدنی ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

الامتہ:- ریشم بی بی زوجہ شاہ دین محلہ دار النصر ربوہ
گواہ شد:- محمد بخش سیکرٹری مال دار النصر ربوہ
گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ

نمبر ۱۵۰۴۸:- میں رابعہ بی بی زوجہ محمد اعظم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۹ ای بی بھاگل ڈاکخانہ خاص ضلع منظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس اسوقت کوئی بھی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں سے میرے پاس اسوقت نقدی مبلغ پچاس روپے ملکیتی موجود ہیں۔ اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ میرے خاوند چوہدری محمد اعظم صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں مندرجہ بالا ہر دو جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اسکے علاوہ جو بھی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری زندگی میں مجھے حاصل ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتی رہونگی اور میرے فوت ہونے کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ:- رابعہ بی بی زوجہ چوہدری محمد اعظم۔ گواہ شد:- عبد المنان شاہد مربی جماعت احمدیہ
گواہ شد:- محمد اعظم خاوند موصیہ معرفت علوی ٹوکہ سٹریٹ

نمبر ۱۵۰۶۶:- میں امۃ الحی عرف حمیدہ بیگم زوجہ مرزا منظور احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دار الرحمت وسطی ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ صرف مہر جو کہ مبلغ سات صد روپیہ ہے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔

نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ پاکستان ہوگی۔ نیز موصیہ کے حق مہر کے حصہ ادا کرنے کی ذمہ داری خاوند موصیہ نے لی ہے۔ اور خاوند موصیہ کے بطور گواہ دستخط ہیں۔

الامتہ:- امۃ الحی عرف حمیدہ بیگم زوجہ مرزا منظور احمد۔ ربوہ
گواہ شد:- مرزا نذیر علی۔ ربوہ
گواہ شد:- مرزا منظور احمد خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۰۵۰:- میں لقیۃ اللہ ولد محمد نور میاں مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال ساکن نواکھلی صدر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے نواکھلی صدر یعنی فینی میں دو کانی زمین ہے اور اس میں ایک دیہاتی مکان ہے۔ جس کی قیمت اندازاً چھ ہزار روپیہ ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ دیگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۲۶۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ نیز اس وصیت کا اطلاق میرے ترکہ پر بھی ہوگا۔

العبد لقیۃ اللہ ۴۴ تائید ملت روڈ چاٹگانگ
گواہ شد سید خواجہ احمد ۴۴ تائید ملت روڈ۔ چاٹگانگ
گواہ شد محمد اجمل شاہد۔ مربی سلسلہ ڈھاکہ

نمبر ۱۵۰۴۶:- میں ملک غلام مصطفیٰ ولد مولوی غوث محمد صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ تجارت۔ عمر تقریباً ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سعد اللہ پور ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) اراضی زرعی واقعہ رقبہ موضع سعد اللہ پور۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات تعدادی ۷ کنال۔ جس کی بازاری قیمت مبلغ سات صد روپیہ ہے۔

(۲) مکان مشترکہ برادران جس میں میرا حصہ کی قیمت تخمیناً پانچ صد روپیہ ہے

(۳) سرمایہ دکانداری تقریباً پانچ صد روپیہ بصورت سودا سلف ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا کل جائیداد قیمتی مبلغ -/۱۷۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

اس جائیداد میں سے اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کروں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ اس آمد پر ہے جو مجھے بصورت تجارت سالانہ حاصل ہوتی ہے۔ جس کا تخمینہ -/۴۸۰ روپے ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

العبد غلام مصطفیٰ
گواہ شد غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعد اللہ پور
گواہ شد محمد احمد نعیم مربی سلسلہ احمدیہ حال مقیم سعد اللہ پور

دعائے مغفرت

میری دادی اماں جو کہ موصیہ اور صحابیہ عتیق بیگم اگست کو قریباً یکصد سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے آمین۔ صفیہ چوہدری سیالکوٹی ٹیچر گرلز مڈل سکول بدو کا چوال
تحصیل نارووال

محکمانہ تحقیقات سے متعلقہ مسودۂ قانون منظور کر لیا گیا

مغربی پاکستان اسمبلی میں گرانی کے مسئلہ پر بحث

لاہور ۲۶ اگست۔ کل مغربی پاکستان اسمبلی کے سرمائی سیشن کے پہلے دن محکمانہ تحقیقات سے متعلقہ مسودۂ قانون کثرت رائے سے منظور کیا گیا۔ اور معدنیات کے انتظام سے متعلق بل پر بحث ہوئی۔

محکمانہ تحقیقات سے متعلقہ قانون کے ذریعے سرکاری ملازمین کے خلاف محکمانہ تحقیقات کرنے والے افسر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حسب ضرورت گواہوں کو حاضر ہونے اور دستاویزات پیش کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ یہ مسودہ قانون بطور آرڈیننس تین چار ماہ سے نافذ ہے۔ اور آج اسے اسمبلی میں باقاعدہ قانونی شکل دی گئی۔

مغربی پاکستان میں معدنیات کی ترقی و انتظام سے متعلقہ زیر بحث مسودہ قانون بھی بطور آرڈیننس پہلے ہی نافذ ہے۔ اس قانون کے ذریعے معدنیات سے متعلقہ ایسے تمام اختیارات صوبائی حکومت کو حاصل ہوں گے جو آئین کی منظوری سے پہلے مرکزی حکومت کو حاصل تھے۔

کل اسمبلی میں حزب مخالف کی ایک تحریک التوا پر بحث کے دوران میں مسلم لیگی ارکان کی طرف سے یہ الزام عائد کیا گیا کہ موجودہ ارباب اقتدار کی سیاسی رشوت ستانی اور فرض ناشناسی کے باعث ضروریات زندگی کے نرخوں میں ہولناک اضافہ ہو گیا ہے۔ ان ارکان نے کہا کہ اگر پرمٹوں کی عنایات اور درآمدی لائسنسوں کی خرید و فروخت کا سلسلہ بدستور جاری رہا تو مستقبل قریب میں ادنیٰ اور متوسط طبقہ کے لوگوں کے لئے حالات بالکل ناقابل برداشت ہو جائیں گے۔

وزیر اعلیٰ نواب مظفر علی قزلباش نے اس سلسلے میں گرانی کے مسئلہ کے بارے میں مسلم لیگیوں کے الزامات کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے رائے ظاہر کی کہ ملک میں موجودہ پریشان کن گرانی کی ذمہ داری مسلم لیگ پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے کہا ان مسلم لیگیوں نے گزشتہ نو دس سال میں اپنی بدعنوانیوں کے باعث سارا زر مبادلہ ختم کر دیا تھا۔ اور آج یہ حالت ہے کہ ہمارے پاس ادویات کی درآمد کے لئے بھی کافی زر مبادلہ نہیں ہے۔

آپ نے کہا کہ میں مرکزی حکومت پر زور دے رہا ہوں کہ عوام کے اخراجات زندگی کم کرنے کے لئے اشیائے خوردنی اور اشیاء صرف پر دوبارہ کنٹرول عائد کر دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ میری اس تجویز پر جلد ہی عمل ہو جائے گا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی معرکۃ الآرا کتاب تبلیغ ہدایت کے متعلق

رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کی رائے

"صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تالیف جدید جو ۲۰ × ۲۶ کے ۲۰۸ صفحے پر ختم ہوئی ہے اس کی کتابت عمدہ۔ کاغذ اچھا چھپوائی نفیس مضمون دلکش ہے۔ آجکل کے انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کالجیٹوں اور دیگر کاروباری لوگوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو اس بات کا محتاج تھا کہ سلسلہ احمدیہ کو ان سے انٹروڈیوس کیا جائے۔ اس میں بحث مباحثہ کی طرز پر گفتگو نہ ہو اور نہ آیات و احادیث کی تحقیق و تدقیق میں بہت گہرے چلے جائیں۔ بلکہ سادگی اور متانت کے ساتھ امور ضروریہ کو بیان کیا جائے سو یہ غرض اس کتاب سے بخوبی پوری ہوتی ہے واجب التعظیم مصنف نے ایسے پیرائے میں یہ ساری کتاب لکھی ہے کہ ایک سلیم الفطرت طالب حق کے دل میں جو جو سوالات پیدا ہوتے ہیں ان کے جوابات اس میں موجود ہیں......

پھر آخری زمانہ میں ایک خطرناک فتنہ کی پیشگوئی دکھلا کر مسیح موعود کی ضرورت بتائی ہے۔ طرق تحقیق پر روشنی ڈالتے ہوئے وفات مسیح۔ رفع نزول کی حقیقت بہترین فرمائی ہے آنے والے مسیح و مہدی کی دس موٹی موٹی علامات کی تشریح کی ہے اور ان کو حضرت مرزا صاحب پر منطبق دکھا کر آپ کی خدمات کا ذکر نہایت دلآویز طریقہ میں کیا ہے یہ حصہ دلچسپ۔ دلکش اور مجموعی لحاظ سے احمدیہ لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہے اور اس کا اثر ضرور قلب تک پہنچتا ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب ایمان ثریا سے لائے اور دلوں میں اسے قائم کر دیا اور غیر مبائعین پر ہر پہلو سے اتمام حجت کر دی ہے مسئلہ ختم نبوت کو خوب واضح کیا ہے سب ضروری باتیں لکھ دی ہیں ایسے پیرائے میں کہ جس کے دل میں ذرا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہو وہ اس کا قائل ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور ایسی ایسی بہت سی تصنیفات لطیفہ لکھنے کی توفیق بخشے۔ تاکہ گم گشتگان بادیہ ضلالت راہ ہدایت پائیں"

(منقول از رسالہ ریویو اپریل ۱۹۲۳ء)

یہ رائے تو پہلے ایڈیشن کو پڑھ کر لکھی گئی تھی۔ اس کے بعد والے ایڈیشنوں میں تو اس کی خوبیوں میں کافی اضافہ ہو چکا ہے۔ احباب کرام اس کا تازہ چھٹا ایڈیشن منگوا کر ضرور پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کی تائید میں مختصر مگر جامع طور پر وہ تمام ضروری مواد بڑے دلآویز انداز میں جمع کر دیا گیا ہے جو تبلیغ کیلئے نہایت ضروری کارآمد اور مفید ثابت ہوگا انشاء اللہ کتاب بفضلہ تعالیٰ چھپ کر مارکیٹ میں آ گئی ہے جس کا حجم اب پونے چار سو صفحہ ہو گیا ہے اور ساتھ ہی عمدہ اور دیدہ زیب جلد بھی ہوگی مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف اڑھائی روپیہ فی جلد رکھی گئی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مطلوبہ تعداد کے آرڈر جلد بھجوا دیں ورنہ ساتویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

خاکسار۔ منیجر احمدیہ کتابستان ربوہ